تحذیر الناس کے ردّ میں لاجواب علمی دلائل

سید بادشاہ تبسم بخاری

ادارہ اشاعت العلوم

تحذیر الناس کے رد میں لاجواب علمی دلائل
ختم نبوت
اور
تحذیر الناس
سید بادشاہ تبسم بخاری
(ایم اے اردو بی ایڈ)
ادارہ اشاعت العلوم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

نام کتاب ——— ختم نبوت اور تحذیر الناس

تصنیف ——— سید بادشاہ تبسم بخاری

اشاعت بار اول ——— دسمبر 2011ء

کمپوزنگ ——— ظفر سلطان / محمد عرفان شاہ / غلام یٰسین

صفحات ——— 508

ناشر ——— ادارہ اشاعت العلوم، روشن پورہ، لاہور

تعداد ——— 1100

قیمت ——— روپے

ملنے کے پتے

(۱) مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

(۲) مکتبہ ضیائیہ اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی

(۳) احمد بک کارپوریشن (بیسمنٹ) اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی

(۴) اسلامک بک کارپوریشن (بیسمنٹ) اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی

(۵) مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور

انتساب

اُس بلند مرتبہ ہستی کے نام

جس نے تحفظِ ختم نبوت کے لئے مجاہد اوّل کا کردار ادا کیا

یعنی

خلیفۂ بلا فصل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

(۵) اس معنی کو نبوت یا اور دوسرے فضائل میں کچھ دخل نہیں۔ (یعنی خود کسی طرح فضیلت ہونا تو دور کنار یہ معنی کسی فضیلت کا مُؤَیِّدْ بھی نہیں)۔

(۶) اس معنی کے ذکر سے رسول اللہ ﷺ کی جانب نقصان قدر کا احتمال لازم آتا ہے۔ (نانوتوی صاحب کے نزدیک حضور پاک ﷺ خود اپنی شان گھٹاتے رہے اور ان کے صحابہ کرام واہل بیت اطہار اور پوری اُمتِ مسلمہ یہ معنی کر کے شانِ مصطفیٰ ﷺ میں کمی کرتی رہی (والعیاذ باللہ)

(۷) ''آخری نبی'' ایسا معنی ہے جو معمولی اور کم درجہ لوگوں کے لے بیان کیا جاتا ہے۔ نانوتوی صاحب نے کہا:

''اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال (جیسے آخری نبی ہونا) بیان کیا کرتے ہیں۔'' ثابت ہُوا کہ نانوتوی صاحب کے نزدیک پوری اُمت حضور ﷺ کو بے کمال خیال کرتی رہی (والعیاذ باللہ)

(۸) سدِ باب اتباعِ مدعیان نبوت کے لیے یہ معنی رکھا جائے تو آیت کے جملوں میں کوئی تناسب باقی نہیں رہتا۔ اس کے لیے تو بیسیوں اور موقع تھے (صد افسوس! کہ نانوتوی صاحب نے ان موقعوں کی نشاندہی نہ کی)

(۹) یہ معنی ''آخری نبی'' کرنے سے آیت بے ربط اور بے ارتباط ہو جاتی ہے جو خدا کے کلام معجز نظام میں متصور نہیں۔ اگر چہ خود صاحب قرآن نے بھی یہی معنی اُمت کو سمجھایا۔ مگر نانوتوی صاحب ماننے کے لیے تیار نہیں۔

(۱۰) نانوتوی صاحب نے لکھا: ''اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم اس مضمون (معنی) تک نہ پہنچا۔''

بڑوں سے مراد اگر محض مفسرین ومحدثین اور آئمہ کرام ہی لیے جائیں تب بھی یہ بات تو حق ہے کہ ان بزرگوں نے یہ معنی روایات صحابہ کرام سے لیا اور صحابہ کرام نے حضور ﷺ سے سُنا۔ آخر بزرگانِ دین نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ قرآن وسنت ہی کو بنیاد بنا

کر بیان کیا ہے۔

اس طرح ''بڑوں کے فہم'' کی زد میں ذات رسالت مآب ﷺ بھی آگئی اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اور باقی اُمتِ مسلمہ کے تمام افراد بھی آگئے۔ سب کو کم التفات کہہ دیا۔ (نانوتہ کے طفلِ نادان نے کیا یہ ٹھکانے کی بات کی ہے یا سب کی توہین کر ڈالی اور تفسیر بالرائے کا ارتکاب کر کے اپنے الفاظ کے مطابق یعنی مَنْ فَسَّرَ الْقُرْآنَ بِرَأْیِہٖ فَقَدْ کَفَرَ لکھ کر اسی انجام سے دوچار ہو گئے۔)

نبوت کی ذاتی اور عرضی کی طرف تقسیم باطل ہے!

دیکھنا یہ ہے کہ بانی دارالعلوم دیوبند نانوتوی صاحب نے خاتم النبیین کا معنی کیا کیا ہے۔ اُنہوں نے خاتم النبیین کا معنی ''بالذات نبی'' کیا ہے۔ یعنی ذاتی نبی۔ اسی کو خاتمیت کی بنیاد بتایا ہے۔ زمانے کے لحاظ سے آخر میں آنے کو بنیاد نہیں بتایا۔ اسی لیے وابستگان دیوبند نے بھی لکھا کہ خاتمیت کا دارومدار آپ کے مرتبہ پر ہے۔ یعنی خاتمیت کا دارومدار یا بنائے خاتمیت زمانے پر نہیں بلکہ مرتبہ پر ہے۔ بالذات نبی یا ذاتی نبی کی تشریح اسی حاشیے سے نقل کردہ عبارت ہے کہ آپ کو نبوت براہ راست بلا واسطہ اللہ تعالیٰ سے حاصل ہے اور آپ کی نبوت ذاتی ہے۔ اور بالعرض کی تشریح بھی بقول علمائے دیوبند یہ ہے کہ باقی انبیاء کو نبوت آپ کے واسطے اور فیضان سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی ہے لہٰذا دوسرے انبیاء کی نبوت عرضی ہے۔ اسے ہی بالعرض نبوت سے تحذیر الناس میں موسوم کیا گیا ہے۔ اگرچہ واسطہ اور چیز ہے اور عارض ہونا دوسری شے، ان کا آپس میں کوئی تعلق نہیں اور یہی کہ نبوت کی ذاتی اور عرضی کی طرف تقسیم بھی مطلق باطل ہے۔ لیکن اس سے قبل ہم چاہتے ہیں کہ جو معنی خاتم النبیین کا مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب نے کیا ہے وہ معنی لے کر آیت کریمہ کا ترجمہ کر دیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

ترجمہ: محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور بالذات نبی۔

دوسری طرح یہ ترجمہ ہوگا:

ترجمہ: محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور ذاتی نبی۔

تیسری صورت یہ ہوگی:

ترجمہ: محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب سے افضل نبی۔

چوتھی صورت یہ ہے:

ترجمہ: محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام انبیاء کو فیض رساں ہیں۔

مندرجہ بالا چار ترجموں میں "خاتم النبیین" کے ترجمہ کے الفاظ اگرچہ الگ الگ ہیں مگر تحذیر الناس اور اس کے وکیلانِ صفائی کے مطابق معنوی اعتبار سے کوئی فرق نہیں۔ علمائے دیوبند کے بتائے گئے معنی اور تشریح کے مطابق یہ آیت قطعی الدلالۃ نہ رہی اور قرآن پاک سے حضور ﷺ کے لیے خاتم النبیین ہونے کا ثبوت قطعی نہ رہا اور قرآن کریم کی کوئی دوسری آیت اس دعویٰ کے ثبوت میں آپ لوگ پیش نہیں کر سکتے۔ تو قادیانیوں کے مقابلے میں اب آپ لوگ کس طرح ثابت کریں گے کہ حضور ﷺ کی ختم نبوت قطعی اور اجماعی ہے؟ جناب سرفراز گکھڑوی صاحب نے اپنے رسالہ "بانی دار العلوم دیوبند" کے صفحہ ۷۵ پر "ختم نبوت" کے عنوان سے لکھا ہے! "جس طرح توحید و رسالت اور معاد وغیرہ کے عقائد قطعی ادلّہ سے ثابت ہیں اور جن میں ذرہ بھر بھی شک و شبہ نہیں اسی طرح امام الانبیاء، سید ولد آدم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت بھی قطعی اور محکم براہین سے ثابت ہے"۔

اس کے دو سطر بعد یہی آیت مبارکہ اور ترجمہ لکھا ہے:

ترجمہ: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔

جناب سرفراز صاحب[1] آپ نے اسی رسالہ "بانی دار العلوم دیوبند" کے صفحہ ۶۱ پر تحریر فرمایا ہے:

> "ہم نے عربی فارسی اور اردو میں بہت سی کتابیں مسئلہ ختم نبوت پر پڑھی ہیں لیکن بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ جس نرالے، انوکھے اور ٹھوس عقلی انداز میں جو خامہ فرسائی حضرت نانوتوی نے اس مسئلہ (ختم نبوت) پر کی ہے ہم نے اور کہیں نہیں پڑھی"۔

جب معاملہ یہ ہے تو بتایئے کہ "بانی دار العلوم دیوبند" نام سے رسالہ چھپے، مسئلہ بھی ختم نبوت کا ہو اور اس تحذیر الناس جیسی کتاب آپ نے کہیں بھی نہ پڑھی ہو تو آپ نے اپنے اس رسالہ میں خاتم النبیین کا وہ ترجمہ کیوں نہ لیا جو نانوتوی صاحب نے اپنی بے بدل تصنیف میں فرمایا ہے وجہ کیا ہے؟ کیا ہم امید رکھیں کہ آئندہ آپ قادیانیوں کے ردّ میں لکھے جانے والے مضامین میں یا اسی رسالہ کے آئندہ نئے ایڈیشن میں وَخَاتَمَ النَّبِیّٖن کا ترجمہ بالذات نبی کریں گے۔

سرفراز صفدر صاحب کی کچھ عبارات پر بات چیت آرہی ہے، ابھی ہم نبوت کی ذاتی اور عرضی تقسیم کے بطلان کے متعلق گفتگو کرتے ہیں۔ بہت عرصہ پہلے اس بندۂ ناچیز نے حضرۃ العلام مولانا غلام علی اوکاڑوی قدس سرّہٗ العزیز کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا جس میں تحذیر الناس کے متعلق چند سوالات پوچھے گئے تھے۔ علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے بکمال شفقت و مہربانی اُسکا جواب ارسال فرمایا۔ یہ قلمی جواب بندہ کے پاس اب بھی موجود ہے۔ بعد میں کراچی جانا ہوا، مسجد گلزار حبیب سولجر بازار گیا تو حضرت علامہ مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی دامت برکاتہم العالیہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، وہاں سے آپ کے ارشاد پر ایک کتاب "اشرف الرسائل فی تحقیق المسائل" خریدی، دیکھا تو اس کتاب کے صفحہ ۲۵۲ پر میرے عریضہ کے جواب میں لکھی گئی عبارت موجود تھی۔ لہٰذا آج ہم اشرف

---

[1] ترتیب مضمون کے وقت سرفراز صاحب بقید حیات تھے۔